REGD No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

160

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ״
سہ ماہی ۷ ״
ماہوار ۲½ ״

فی پرچہ ۱ر

۱۳ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۱۸ ظہور ۱۳۳۰ ہش - ۱۸ اگست ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۹۱

حضور کیلئے خاص دعاؤں کی ضرورت

لاہور (رتن باغ) ۱۷ اگست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت بدستور ہے۔ کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص دعائیں فرمائیں۔

لاہور (رتن باغ) ۱۷ اگست۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج مع عملہ چار بجے بذریعہ کار ربوہ تشریف لے گئے۔

لاہور ۱۷ اگست۔ حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گو صوبے کے کسی حصہ سے ٹڈی دل کی کوئی خبر نہیں آئی۔ لیکن چونکہ ہمسایہ صوبوں میں یہ وبا موجود ہے۔ لہٰذا ان کے کسی وقت بھی آنے کا خطرہ ہے۔

ریاست جموں و کشمیر سے بہ کر آنیوالے دریاؤں کے بہاؤ بدل دینے سے مغربی پاکستان کی معیشت کو خطرہ

کراچی ۱۷ اگست۔ حکومت پاکستان نے ایک اعلان میں ہندوستان کے اس دعوے کو غلط بتایا ہے۔ کہ ہندوستان کے لئے ریاست جموں و کشمیر سے بہ کر آنیوالے دریاؤں کا رخ بدل لینا ممکن نہیں اور کشمیر پر قبضہ کرنے کے بعد مغربی پاکستان کی معیشت کو کوئی خطرہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس اعلان میں کشمیر اور مغربی پاکستان کی جغرافیائی وحدت پر زور دیتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ کہ ریاست پر مکمل قبضہ ہونے کے بعد ہندوستان کو مغربی پاکستان کی معیشت پر کاملاً قابو حاصل ہو جائے گا۔ کیونکہ اب بھی وہ دو دریا جو ہندوستان سے بہ کر پاکستان آتے ہیں۔ ان کو بھی ہندوستان اس طرح استعمال کرتا ہے۔ کہ دوسرے دریاؤں کے متعلق ایسے خطرات کا خدشہ لابدی ہے۔ حالانکہ ان دریاؤں کا پانی پاکستان کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ جتنا انسان کے لئے خون۔ چناب جہلم اور سندھ جو کشمیر سے بہ کر آتے ہیں۔ مغربی پاکستان کے سب سے زرخیز ضلعوں کو سیراب کرتے ہیں اور اگر ۱۹۴۸ء کی طرح جیسا کہ اس نے ستلج اور اس کے معاون دریاؤں کا پانی بند کر دیا تھا۔ ان کا پانی بند کر دیا۔ تو مغربی پاکستان ریگستان میں تبدیل ہو کر رہ جائیگا۔ اس اعلان میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ باوجود پاکستان کی بار بار استدعا کے ہندوستان نہروں کے پانی کے معاملے کو ہیگ کی بین الاقوامی عدالت سے طے کرانے پر رضامند نہیں ہوا۔ اور ہر بار اس نے یہ درخواست مسترد کر دی ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان اس کوشش میں ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد بند باندھنے اور ہیڈ ورکس تیار کرنے کی سکیموں کو عملی جامہ پہنائے۔ اس سرکاری اعلان میں مزید یہ کہا گیا ہے۔ کہ اگر ہندوستان کا ریاست جموں و کشمیر پر قبضہ ہو گیا۔ تو وہ اجڑے ہوئے جنگلات کو دوبارہ لگا کر پانی کے ذخیرے تیار کر کے اپنی آبپاشی اور پن بجلی کی سکیموں کو عملی جامہ نہ پہنا سکے گا۔ اور نہ سیلاب کے خطرات کو روک سکے گا۔ جو ان جنگلات کے اجڑنے کے بعد زیادہ ہو گئے ہیں۔ اور بجلا پانی کی بہم رسانی اور آبپاشی کے موجودہ وسائل کاملاً نابود ہو کر رہ جائیں گے۔ اس اعلان میں اس بات کو بہ تفصیل بتایا گیا ہے کہ کس طرح ہندوستان مادھو پور سے پانی کا رخ بدل کر چناب کا پانی ختم کر دیگا۔ اور اسی طرح بالائی جہلم کی نہر خشک ہو جائیگی۔

مصر کے خلاف شکایت پر فیصلہ ملتوی

لیک سکسس ۱۷ اگست۔ نہر سویز سے گزرنے والے جہازوں پر مصری پابندیوں کے خلاف قرارداد پر بحث کسی فیصلہ کے بغیر منگل تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ کل یہ قرارداد برطانیہ امریکہ اور فرانس نے مشترکہ طور پر پیش کی۔ اس قرارداد میں مصر کے دعوے کو غلط بتایا گیا ہے۔ مصری مندوب مسٹر محمود خوزی بے نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ یہ قرارداد پیش کر کے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ اور مصر کے ان حقوق میں مداخلت کی گئی ہے۔ جو ایک جنگ میں حصہ لینے والے ملک کو حاصل ہوتے ہیں۔ مصر اور اسرائیل باہم دونوں جنگ کی حالت میں ہیں۔ آپ نے کہا۔ چونکہ برطانیہ۔ امریکہ۔ فرانس۔ اور ہالینڈ اس معاملے میں ایک فریق ہیں لہٰذا انہیں رائے دینے کی اجازت نہ دی جائے۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ اگر مصر کا یہ اعتراض منظور کر لیا گیا۔ تو قرارداد کے حق میں سات ووٹ نہیں آ سکیں گے۔ اور سلامتی کونسل میں آراء شماری کے لئے سات ووٹ کا ہونا ضروری ہے۔ رائے شماری اگلے اجلاس میں ہوگی۔ عراقی مندوب نے مصر کی تائید کی۔ ہندوستانی نمائندے نے اس بات کا اعلان کیا۔ کہ وہ رائے شماری میں حصہ نہیں لے گا۔

اقوام متحدہ اور کمیونسٹوں کے مطالبات میں

ردوبدل کا امکان

ٹوکیو ۱۷ اگست آج کیسانگ میں اقوام متحدہ اور کمیونسٹ وفود کی مقرر کردہ سب کمیٹی کا پہلا خفیہ اجلاس منعقد ہوا۔ آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ دونوں وفود کے لیڈر غیر فوجی علاقہ کی تعیین کے سلسلے میں اپنے اپنے مطالبات میں کسی قدر ردوبدل پیدا کرنے پر تیار ہو گئے ہیں۔ کمیٹی کا اجلاس کل پھر ہوگا۔

ایرانی احتجاج پر غور

لندن ۱۷ اگست حکومت ایران نے آبادان میں برطانوی قونصل جنرل کی واپسی کے متعلق جو مطالبہ اور احتجاج کیا ہے۔ حکومت برطانیہ کا شعبہ امور خارجہ اس پر غور کر رہا ہے۔ یاد رہے ایران اور برطانوی وفود کی امکانی بات چیت پر تبصرہ کرتے ہوئے قونصل جنرل نے مسٹر حسین مکی اور ایران کے افسر اطلاعات کے خلاف غیر مستحسن ریمارک دیئے تھے۔

وزیر اعظم پاکستان

قائد ملت خان لیاقت علی خان

منگلوار ۲۱ اگست کو شام کے پونے چھ بجے

منٹو پارک لاہور میں

ایک جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے

مختصر و اہم — ۱۷ اگست

جکارتا۔ ریاست ہائے انڈونیشیا کے صدر سکارنو نے انڈونیشیا کی آزادی کی سالگرہ کے موقع پر پھر اس حق کو دوہرایا کہ مغربی نیوگنی انڈونیشی علاقہ ہے۔ اور اس معاملہ میں ہالینڈ کی پس و پیش نہایت غیر دوستانہ ہے۔ اور ان حالات میں میرے ملک کے لئے ہالینڈ اور انڈونیشیا کی یونین میں رہنا مشکل ہے۔ آپ نے حالیہ گرفتاریوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ میری حکومت ہر غیر قانونی کارروائی کو کچل کر رکھ دیگی۔ آپ نے عوام سے حکومت کے ساتھ تعاون کی اپیل کی۔

راولپنڈی۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان آج یہاں پہنچ گئے۔ ہوائی اڈہ پر گورنر پنجاب سردار عبدالرب نشتر۔ کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان اور دیگر اعلیٰ سول و فوجی حکام نے آپ کو مرحبا کہا۔ آپ کل بعد دوپہر لاہور کے لئے روانہ ہوں گے

نئی دہلی۔ ہندوستان کے جشن آزادی کے موقع پر کل دہلی میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا تھا۔ ایک سرکاری اعلان میں اس میں زخمی ہونے والوں کی تعداد ۱۷ بتائی گئی ہے۔

کراچی۔ پاکستان میں ہندوستان کے نئے ہائی کمشنر مسٹر موہن سنگھ مہتہ آج یہاں پہنچ گئے۔ یاد رہے کہ پہلے ہندوستانی ہائی کمشنر ڈاکٹر سیتا رام نومبر میں چلے گئے تھے۔

پشاور حکومت۔ پاکستان صوبہ سرحد میں بنوں کے مقام پر جوادن کا کارخانہ قائم کر رہی ہے۔ اس کے لئے جگہ کا انتخاب ہو چکا ہے۔ نقشے تیار ہو رہے ہیں۔ اور مشینیں تھوڑے عرصہ میں کراچی پہنچ رہی ہیں۔ اس کارخانہ کا تیار کردہ ½ اونی دھاگا قبائلی علاقوں کی گھریلو صنعتوں پر خرچ ہوگا۔

نیویارک۔ یونان اور لبنان کے درمیان سفارتی نمائندگی اور شہری و تجارتی حقوق کے متعلق جو معاہدے ہو رہے ہیں۔ اس کی ایک نقل مجلس اقوام کے سیکرٹریٹ میں بھی پیش کر دی گئی ہے۔

۳½ ماہ میں ۳۳½ ہزار مہاجر

کراچی ۱۷ اگست۔ بتایا گیا ہے۔ کہ گذشتہ ۳½ ماہ کے عرصہ میں جو ۱۵ اگست کو ختم ہوا ہے۔ کھوکھرا پار کے راستے سے ہندوستان سے ۳۳½ ہزار مسلمان مہاجر ہجرت کر کے مغربی پاکستان میں داخل ہوئے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس [illegible] میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

غیر معمولی قربانیوں کا دور
اور
لازمی چندہ جات

لازمی چندوں کی اہمیت اور جماعت کی مالی ضروریات کسی تشریح کی محتاج نہیں ہیں۔ وقت جس تیزی کے ساتھ کروٹ بدل رہا ہے۔ اور تبلیغ و اشاعت اسلام کے وسیع کام کے لئے ہماری لکم مانگی جس رنگ میں ہمیں اپنی کوششوں کو تیز کرنے کی طرف توجہ دلا رہی ہے۔ اس کا اندازہ کرنا کسی مخلص احمدی کے لئے مشکل نہیں۔ ہمارا پیارا امام ہمیں بار بار غفلتوں سے بیدار ہونے کی تلقین فرما چکا ہے۔ مگر ہم میں سے ابھی ایک حصہ ایسے افراد کا ہے۔ جن کا قدم قربانی کے میدان میں بجائے آگے جانے کے ایک جگہ رکا ہوا ہے یا پیچھے جا رہا ہے۔ اور ان کو اس امر کا پورے طور پر احساس نہیں کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد عملی طور پر بھی پورا کرنا ہے۔

اگر کسی جماعت کے افراد کم از کم لازمی چندوں کی ادائیگی میں بھی سستی اور غفلت سے کام لے کر بلاوجہ بقایا دار۔ بے شرح یا نادہندہ ہوں۔ تو یہ امر ساری جماعت کو زیر الزام لانے والا ہے۔ پس موجودہ غیر معمولی قربانیوں کے دور میں جہاں میں احباب جماعت ہائے ہندوستان کو مخاطب کرتے ہوئے باقاعدہ باشرح ادائیگی کی تاکید کرتا ہوں۔ وہاں جملہ عہدہ داران خصوصاً سیکرٹریان مال کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی جماعت کے ہر فرد کے چندوں کا حساب کر کے صحیح پوزیشن کا جائزہ لیں۔ اور بقایا داروں کی اصلاح کے لئے فوری طور پر مؤثر عملی قدم اٹھائیں۔

نیز اگر مقامی کوشش کے باوجود کوئی افراد اپنی حالت پر مصر ہوں تو عہدہ داران کا فرض ہوگا۔ کہ ان کے متعلق تفصیلی رپورٹ نظارت بیت المال میں بھجوائیں۔ تا مرکز کو بھی ایسے افراد کا علم ہو سکے۔ اور یہاں سے براہ راست بھی ضروری کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

مجھے امید ہے کہ جملہ احباب اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے قربانی کے اعلیٰ معیار اور پورے اخلاص کا ثبوت دیں گے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

چندہ تعمیر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

پچھلے سال اجتماع کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام کو اپنا دفتر مرکزیہ فوراً بنانے کی تحریک فرمائی تھی۔ اور اس موقعہ پر خروں نے میں نمائندگان نے حضور کی خدمت میں یہ پیشکش کی تھی کہ ہم ایک سال کے عرصہ میں دفتر کے لئے پچاس ہزار روپیہ دیں گے۔ چنانچہ ہر مجلس کے ذمہ ایک مقررہ رقم لگا کر ان کو باقاعدہ اطلاع دے دی گئی تھی۔ کہ اتنی رقم انہوں نے ادا کرنی ہے۔ اور اس کے متعلق یاددہانیاں بھی کرائی جاتی رہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس وقت تک جبکہ نو ماہ گزر گئے ہیں۔ چندے کا دسواں حصہ بھی وصول نہیں ہوا۔ اگلے اجتماع میں صرف ۲-۳ ماہ باقی ہیں۔ اس لئے تمام زعماء اور قائدین سے گزارش ہے کہ وہ اس قلیل عرصہ میں بقیہ رقم کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔ اور اجتماع آنے سے قبل ہی اپنے ذمہ کی تمام رقوم بھجوانے کی کوشش کریں۔

اب اتنا وقت نہیں ہے کہ ذرا بھی سستی کی جائے۔ بلکہ آپ لوگوں کو اپنے وقت کی قربانی کر کے تمام خدام کے گھروں میں جا کر چندہ وصول کرنا اور فوراً مرکز میں بھجوانا چاہیئے۔ تاکہ دفتر کی فوری ضرورت اور حضور کے ارشاد کی فوری تعمیل کی جا سکے۔ امید ہے تمام خدام اس کی طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔

نائب مہتمم مالی خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش ‍— محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ
سرے دارم فدائے خاکِ احمد ‍— دلم ہر وقت قربانِ محمدؐ
بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم ‍— نثارِ روئے تابانِ محمدؐ
دریں رہ گر کشندم ور بسوزند ‍— نتابم رو ز ایوانِ محمدؐ
بکارِ دیں نترسم از جہانے ‍— کہ دارم رنگِ ایمانِ محمدؐ
بسے سہل است از دنیا بریدن ‍— بیادِ حسن و احسانِ محمدؐ
فدا شد در رہش ہر ذرۂ من ‍— کہ دیدم حسنِ پنہانِ محمدؐ
دگر استاد را نامے نہ دانم ‍— کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ
بدیگر دلبرے کارے نہ دارم ‍— کہ ہستم کشتۂ آنِ محمدؐ

اگر تو اس بات کا ثبوت چاہتا ہے تو تُو اس کا عاشق بن جا۔ کیونکہ محمدؐ اپنی دلیل آپ ہے۔ میرا سر محمدؐ کے پاؤں کے غبار پر فدا ہے۔ میرا دل ہر وقت محمدؐ پر قربان ہے۔ رسول اللہ کی زلفوں کی قسم میں محمدؐ کے رُخِ تاباں پر نثار ہوں۔ اس راہ میں خواہ مجھے قتل کیا جائے خواہ جلایا جائے۔ میں محمدؐ کی بارگاہ سے منہ نہ پھیروں گا۔ دین کے کام میں میں سارے جہان کے لوگوں سے بھی نہیں ڈرتا کیونکہ مجھ پر محمدؐ کے ایمان کا رنگ چڑھا ہوا ہے۔ دنیا (کی آلودگی) سے نجات پانا اور (اس سے) قطع تعلق کرنا محمدؐ کے حسن و احسان کی یاد سے بالکل آسان ہو جاتا ہے۔ میرا ہر ذرہ اس کی راہ میں فدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ میں نے محمدؐ کے پوشیدہ حسن کو دیکھ لیا۔ میں کسی دوسرے استاد کا نام نہیں جانتا۔ کیونکہ میں نے محمدؐ کے مدرسہ میں ہی تعلیم پائی ہے۔ مجھے کسی دوسرے دلبر سے واسطہ نہیں۔ میں تو محمدؐ کی ادا کا کشتہ ہوں۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

اسلام اور مذہبی آزادی

مکرم و محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عرب و انگلستان نے یہ تقریر ۲۸ دسمبر ۱۹۵۰ء جلسہ سالانہ پر فرمائی تھی۔ جس میں اسلام کی مذہبی رواداری اور قتل مرتد کے متعلق مبسوط بحث کی گئی ہے۔ اور اس بارہ میں قرآن مجید اور احادیث سے دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ مزید برآں اس میں احراریوں کے اس خطرناک پروپیگنڈا کا جو وہ جماعت احمدیہ کے خلاف کر رہے ہیں مسکت جواب دیا گیا ہے۔

اس تقریر کے اختتام پر مختلف جماعتوں اور افراد کی طرف سے شدید تقاضہ ہوا کہ اسے کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔ چنانچہ کاغذ کی گرانی کے باوجود اسے طبع کرایا گیا۔

جماعتوں سے استدعا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے لئے اکٹھے آرڈر بھجوا دیں۔ قیمت بارہ آنے علاوہ محصول ڈاک

(انچارج بک ڈپو تحریک جدید)

قابلِ توجہ عہدہ داران جماعت احمدیہ ——— کسی قسم کا کوئی چندہ نہ لیا جائے

قاعدہ نمبر ۵۰۹ صدر انجمن احمدیہ کا یہ ہے۔ "جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے چھ ماہ بعد تک ادا نہیں کرتا۔ اس کی وصیت منسوخ کی جا دے۔ اور آئندہ اس سے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔ کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے اور نہ اسے کوئی عہدہ دیا جائے۔"

اس قاعدہ کے ماتحت جن موصیوں کی وصایا بوجہ بقایا منسوخ کی جائیں۔ عہدہ داران جماعت کا فرض ہے۔ کہ ان سے کسی قسم کا چندہ نہ لیا جائے۔ مرکزی اداروں کا بھی فرض ہے۔ کہ اگر وہ براہ راست کسی قسم کا چندہ مرکز میں بھیجیں۔ تو ان کا چندہ وصول نہ کیا جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

ورنہ کیا ضرورت تھی کہ محض ایک خام خیال کو جس کا کوئی اثر نہیں تھا۔ خواہ مخواہ قرآن مجید میں بیان کیا جاتا۔ چنانچہ صاحب بحر المحیط لکھتے ہیں۔ اما امتثال الامر ممن امر به فمسکوت عن وقوعه واسباب النزول تدل علی وقوعه (بحر المحیط جلد ۲ صفحہ ۲۹۵) یعنی اگرچہ قرآن شریف میں اس امر کی تصریح نہیں ہے کہ اس تجویز پر عملدرآمد کیا گیا یا نہیں لیکن اسباب نزول اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اس پر عمل کیا گیا

روزنامہ — الفضل — لاہور

۱۸ اگست ۱۹۵۱ء

آیات اللہ کی مظلومیت

(۷)

گزشتہ قسط میں ہم نے قرآن کریم کی دس آیات پیش کی تھیں۔ جن میں محض ارتداد کا ذکر ہے۔ آج ہم پانچ اور آیات درج کرتے ہیں۔ جن میں سے ایک یہودیوں کے متعلق ہے۔ اور چار کا تعلق منافقین سے ہے۔ یہ آیات ہم حضرت مولانا شیر علی رضؓ صاحب کی کتاب "قتل مرتد اور اسلام" سے نقل کر رہے ہیں۔ جس میں مولانا موصوف نے قتل مرتد کے مسئلہ پر نہایت سیر حاصل اور مبسوط بحث فرمائی ہے۔ اور حامیان قتل مرتد کی ایک ایک بات کو لے کر ہر منقولی اور معقولی طریقہ سے تردید فرمائی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ اسلام میں نفس ارتداد کی سزا سوائے اس کے اور کوئی نہیں جو نفس کفر کی سزا ہے۔ پہلی آیت حسب ذیل ہے۔

(۱) وقالت طائفۃ من اھل الکتاب اٰمنوا بالذی انزل علی الذین اٰمنوا وجہ النھار واکفروا اٰخرہ لعلھم یرجعون (آل عمران ع ۸)

اہل کتاب میں سے ایک گروہ (اپنے لوگوں کو) کہتا ہے کہ مسلمانوں پر جو کتاب نازل ہوئی ہے۔ اول روز اس پر ایمان لاؤ۔ اور آخر روز اس سے انکار کر دیا کرو۔ (شائد اس تدبیر سے) مسلمان (اس نئے دین سے) پھر جائیں۔

قرآن کریم کی یہ آیت نہایت وضاحت کے ساتھ ثابت کرتی ہے کہ ارتداد کی سزا ہرگز قتل نہیں ہے ہمیں حیرانی ہے کہ اس آیہ کی موجودگی میں مودودی صاحب نے قرآن کریم سے مرتد کی سزا کے لئے قتل کس طرح نکالنے کی جسارت کی ہے۔ یہ آیہ کریمہ اس وقت نازل ہوئی۔ جب مدینہ میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ اور وہ قتل کی سزا دے سکتے تھے۔ اور یہ باور کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ یہ یہودی اسکو جانتے نہ تھے۔ یہ ایک نفسیاتی سوال ہے۔ کہ وہ کس طرح ایسا مشورہ کر سکتے تھے۔ اور پھر اس طرح علی الاعلان کہ مسلمانوں کو بھی اس کا علم تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے اس کا ذکر قرآن کریم میں بھی کر دیا۔ جس سے اس کی اہمیت صاف ظاہر ہے۔ اس آیہ کریمہ کا سیاق و سباق ملاحظہ فرمائیے

یا اھل الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون وقالت طائفۃ من اھل الکتاب اٰمنوا بالذی انزل علی الذین اٰمنوا وجہ النھار واکفروا اٰخرہ لعلھم یرجعون ولا تؤمنوا الا لمن تبع دینکم۔ قل ان الھدیٰ ھدی اللّٰہ ان یؤتیٰ احدٌ مثل ما اوتیتم او یحاجوکم عند ربکم قل ان الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاءُ۔ واللّٰہ واسعٌ علیم۔ یختص برحمتہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم۔ (آل عمران ع ۸)

ترجمہ: اے اہل کتاب تم حق کے ساتھ باطل کو کیوں ملاتے ہو۔ اور حق کو چھپاتے ہو۔ حالانکہ تم جانتے ہو۔ اور اہل کتاب میں سے ایک گروہ (اپنے لوگوں) کو سمجھاتا ہے کہ مسلمانوں پر جو کتاب نازل ہوئی ہے۔ اول روز اس پر ایمان لاؤ۔ اور آخر روز اس سے انکار کر دیا کرو۔ (شائد اس تدبیر سے) مسلمان (اس نئے دین سے) پھر جائیں۔ اور سوائے اس کے جس نے تمہارے دین کی پیروی کی کسی پر ایمان نہ لانا۔ اے مخاطب ان سے کہدے ہدایت تو اللہ تعالےٰ کی ہدایت ہی ہے۔ کہ کسی اور کو بھی وہی دیا جائے جو تم دیئے گئے ہو۔ یا اگر وہ تمہارے ساتھ تمہارے رب کے بارہ میں جھگڑیں۔ تو اے مخاطب ان سے کہہ دے کہ یقیناً فضل تو اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہی ہے۔ جسے چاہے عطا کرے۔ اور اللہ تعالےٰ وسعت والا خوب جاننے والا ہے۔ جس کو چاہے اپنی رحمت سے مختص کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ بڑے فضل والا ہے۔

اگر اللہ تعالےٰ کے نزدیک ارتداد کی سزا قتل ہوتی۔ تو یہاں وہ صاف صاف فرماتا کہ اے مخاطب انہیں کہدے کہ تم جو ایسے ایسے مشورے کرتے ہو تمہیں کیا معلوم نہیں کہ ارتداد کی سزا ہم نے قتل مقرر کی ہے۔ بھلا ایک دفعہ ایمان لا کر ارتداد کر کے تو دیکھو تمہاری تکا بوٹی نہ اڑا دی جائے گی۔

الغرض یہ آیہ کریمہ کہ اس میں صاف صاف بتا دیا گیا ہے کہ ارتداد کی سزا ہرگز قتل نہیں ہے۔ یہاں ہم اس آیت کے متعلق ایک اقتباس حضرت مولانا شیر علی رضؓ صاحب کی کتاب سے نقل کرتے ہیں جو اس آیت کے ہر پہلو پر پوری پوری روشنی ڈالتا ہے فھو ھذا

اس کے جواب میں حامیان قتل مرتد فرماتے ہیں۔ یہ صرف یہود کی ایک تجویز تھی۔ جسے عمل میں نہیں لایا گیا۔ اس لئے اس آیت سے استدلال نہیں ہو سکتا۔ کہ مرتدین کو قتل نہیں کیا جاتا۔ مگر ان کی یہ جرح بالکل غلط ہے۔ ہم ایک لمحہ کے لئے فرض کر لیتے ہیں کہ یہود کی یہ صرف ایک تجویز ہی تھی۔ اور اس پر کبھی عمل نہیں کیا گیا۔ پھر بھی یہ آیت اس امر کا ایک قطعی ثبوت ہے کہ مرتدین کو قتل نہیں کیا جاتا تھا کیونکہ اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی۔ اور مرتدین کو قتل کیا جاتا۔ تو وہ کبھی ایسی تجویز ہی نہ کر سکتے۔ کیونکہ اس سے انہیں سوائے اپنے آدمیوں کو ہلاکت میں ڈالنے کے اور کوئی نفع نہیں تھا۔ پس ان کا ایسی تجویز کرنا خود اس امر کا ایک یقینی ثبوت ہے کہ مرتدین کو قتل کی سزا نہیں دی جاتی تھی۔ یہود کی نسبت یہ امید کرنا کہ وہ کسی ایسی غرض کے لئے اپنی جان کو یقینی ہلاکت میں ڈالنے کے لئے تیار تھے بالکل ناممکن ہے۔ ان کے متعلق تو قرآن کریم شہادت دیتا ہے۔ ولتجدنھم احرص الناس علی حیوٰۃ ومن الذین اشرکوا یود احدھم لو یعمر الف سنۃ (بقرہ ع ۱۱) البتہ تم پاؤ گے کہ یہ لوگ زندگی پر سب لوگوں سے کہیں زیادہ حریص ہیں۔ یہاں تک کہ مشرکین سے بھی (جو قیامت ہی کے قائل نہیں) ان میں سے ایک ایک چاہتا ہے۔ کہ اے کاش اس کی عمر ہزار برس کی ہو۔

پھر اس آیہ کریمہ میں ایک اور جملہ بھی ہے جو اس بات کا یقینی ثبوت ہے کہ مرتدین کی سزا قتل نہیں تھی۔ اور وہ لعلھم یرجعون ہے۔ اس میں ان کی سازش کی غرض بتائی گئی ہے۔ یعنی ایسی تجویز انہوں نے کیوں کی ان کی غرض کیا تھی؟ لعلھم یرجعون۔ یہ تجویز انہوں نے اس لئے کی تھی کہ ان کے ارتداد کو دیکھ کر دوسرے مسلمان اسلام کے متعلق شک میں پڑ جائیں اور اسلام سے ارتداد اختیار کر لیں۔ لیکن اگر یہ دعوےٰ درست ہے کہ اسلام میں مرتد کے لئے قتل کی سزا مقرر تھی۔ تو ان کی یہ غرض پوری نہیں ہو سکتی تھی۔ جب وہ یہ جانتے تھے کہ ہر ایک مرتد کو قتل کیا جاتا ہے۔ تو انہیں کبھی امید نہیں ہو سکتی تھی۔ کہ ان کی دیکھا دیکھی مسلمان بھی ارتداد اختیار کر لیں گے۔ کیونکہ ان کے مرتد ہوتے ہی جب ان کو قتل کیا جاتا۔ تو اس نظارہ کو دیکھ کر تو جو لوگ ارتداد کے لئے تیار ہوتے وہ بھی رک جاتے۔ نہ کہ اور بھی ارتداد پر آمادہ ہو جاتے۔ پس اس غرض کا متعین کرنا بھی صاف ظاہر کر رہا ہے۔ کہ مرتدین کے قتل کا کوئی حکم اسلام میں نہیں تھا۔

علاوہ ازیں روایات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کوئی معمولی آنی تجویز نہ تھی۔ جو سرسری طور پر بعض یہود کے خیال میں آئی۔ اور دل لگی کے طور پر انہوں نے اس کا ذکر کر دیا۔ بلکہ مختلف تفاسیر میں ایسے لوگوں کے اسماء اور ان کی تعداد بھی مندرج ہے۔ جنہوں نے یہ مشورہ کیا۔ اور یہ بھی مذکور ہے۔ کہ انہوں نے اس تجویز پر عمل کرنے کا تہیہ بھی کر لیا۔ میں یہاں صرف ایک حوالہ نقل کرتا ہوں۔ بحر المحیط جلد ۲ صفحہ ۴۹۳ پر لکھا ہے:۔

"قال الحسن والسدی تواطأ اثنا عشر حبراً من یھود خیبر وقری عرینۃ وقال بعضھم لبعض ادخلوا فی دین محمد اول النھار باللسان دون الاعتقاد واکفروا بہ فی اٰخر النھار وقولوا انا نظرنا فی کتبنا وشاورنا علماءنا فوجدنا محمداً لیس کذالک وظھر لنا کذبہ وبطلان دینہ فاذا فعلتم ذالک شک اصحابہ فی دینھم وقالوا ھم اھل الکتاب فھم اعلم منا فیرجعون عن دینھم الیٰ دینکم فنزلت یعنی حسن اور سدی بیان کرتے ہیں کہ یہود خیبر اور عرینہ کی بستیوں کے بارہ عالموں نے اتفاق کیا اور ایک دوسرے کو کہا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے دین میں اول روز میں داخل ہو جاؤ۔ صرف زبان سے اقرار کرو۔ اور دل سے نہ مانو۔ اور آخر روز میں انکار کر دو۔ اور کہو کہ ہم نے اپنی کتابوں کو غور سے پڑھا ہے۔ اور اپنے علماء سے بھی مشورہ کیا ہے۔ اور ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سچے نبی نہیں ہیں اور ان کا کذب اور ان کے دین کا باطل ہونا ہم پر ظاہر ہو گیا ہے۔ اور جب تم ایسا کرو گے تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ساتھیوں کو اپنے دین میں شک پڑ جائے گا۔ اور وہ کہیں گے یہ لوگ اہل کتاب ہیں۔ یہ ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے دین سے برگشتہ ہو کر تمہارے دین کی طرف آ جائیں گے۔"

اسی مضمون کی دیگر روایات جن میں ان مشورہ کرنے والوں کے نام بھی دیئے گئے ہیں تفسیر کی دوسری کتابوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ مثلاً ملاحظہ ہو فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۴۰ درمنثور جلد ۲ صفحہ ۴۲ و ۴۳۔ نیز خود قرآن شریف میں اس واقعہ کا ذکر کرنا اور اس کو اہمیت دینا ظاہر کرتا ہے کہ ایسے واقعات ہوتے رہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ کالم ۳ کے نیچے)

اسلام اور سائنس

از مکرم اخوند فیاض احمد صاحب بی۔ایس۔سی

قرآن مجید میں بہت سے ایسے گذشتہ واقعات بیان کئے گئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بعض بندوں کی مادی علوم وفنون میں ترقی یا کامیابی کے لئے براہ راست رہنمائی فرمائی۔

(ا) سب سے پہلے میں وہ واقعہ پیش کرتا ہوں جس سے انسانی تہذیب کی تاریخ شروع ہوتی ہے یعنی آدم علیہ السلام کا واقعہ۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدمؑ کو بعض علوم سکھائے تھے (سورہ بقرہ ع ۴)۔ نیز اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور آپ کی زوجہ کو "جنت" میں ٹھہرایا تھا۔ قرآن مجید کی اصطلاح میں "جنت"... صحیح معنوں میں پر امن جگہ کو کہتے ہیں۔ آدمؑ کی جنت کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

ان لک الا تجوع فیھا ولا تعریٰ (طٰہٰ ع ۷)

کہ وہاں بھوک اور ننگ نہیں تھے۔ ظاہر ہے کہ بھوک اور ننگ کو مٹانے کے لئے مادی علوم وفنون میں مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو باتیں حضرت آدمؑ کو سکھائی تھیں ان میں مادی علوم وفنون بھی شامل تھے۔

میرے موضوع کے ضمن میں یہ امر بہت اہم ہے کہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ حضرت آدمؑ دنیا کے پہلے متمدن انسان تھے اور میں اوپر بتا چکا ہوں کہ آپ نے مادی علوم بھی براہ راست اللہ تعالےٰ سے سیکھے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سائنس کا آغاز الہام یعنی خدا کے کلام کے ذریعہ ہوا۔

(ب) اللہ تعالےٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان سے بچنے کا طریق یہ بتایا تھا کہ ایک کشتی بنائیں اور اس پر اپنی جماعت کو سوار کریں۔ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو فرمایا

واصنع الفلک باعیننا ووحینا (ھود ع ۴)

یعنی اے نوحؑ! ہماری نگرانی کے ماتحت اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بناؤ۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہی حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانا سکھایا تھا۔

(ج) قرآن مجید سے ثابت ہے کہ حضرت داؤد اور سلیمان علیہم السلام بہت بڑے سائنس دان تھے اور ان کے زمانہ کے زبردست ماہرین علوم وفنون ان کے ماتحت کام کرتے تھے (سباع ۲) اور خدا تعالےٰ نے ہی آپ دونوں کو تمام علوم وفنون سکھائے تھے جیسا کہ فرمایا:۔

ولقد اٰتینا داؤد وسلیمان علما (نمل ع ۲)

اور یقیناً ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو علم عطا کیا تھا۔

اور حضرت داؤدؑ کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

علمناہ صنعۃ لبوس (انبیاء ع ۶)

ہم نے ہی اس کو زرہیں بنانے کی صنعت سکھائی تھی

پھر فرماتا ہے:

الناّلہ الحدید ان اعمل سٰبغٰت وقدر فی السرد واعملوا صالحا (سباع ۲)

یعنی ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کر دیا تھا تاکہ (اے داؤد) اس سے زرہیں بنا اور (دھات کے ٹکڑوں کو آپس میں) جوڑنے کا اندازہ کر اور تم لوگ نیک عمل کرو۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو لوہا پگھلانے اور اس کو مختلف شکل کے ٹکڑوں میں ڈھالنے اور ایسے ٹکڑوں کو آپس میں جوڑنے کا علم بخشا تھا۔ پھر یہ بھی کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ہدایت فرمائی تھی کہ آپ اپنے مادی علم کو نیکی کی خاطر استعمال کریں۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے آپ کو سائنس کا حقیقی مصرف بتایا تھا اور قرآن مجید میں اس واقعہ کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آئندہ تمام جہان کے لئے ہدایت کا موجب ہو۔

(د) قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو تعبیر رؤیا، ملکی دولت کی نگرانی اور قومی بجٹ کے اصول وغیرہ امور میں مہارت اور خاص انتظامی قابلیت عطا کی تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ اپنی قابلیت کے متعلق فرماتے ہیں

ذٰلکما مما علمنی ربی (یوسف ع ۵)

کہ یہ بات ان باتوں میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھائی ہیں۔

(ہ) قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے جادوگروں کے مقابل خاص طاقت عطا کی تھی۔ اور مصر کے جادوگروں کا علم جب عاجز آگیا تو انہوں نے حضرت موسیٰؑ کی اطاعت کو قبول کر لیا اور خدا تعالےٰ پر ایمان لے آئے۔ کیونکہ انہوں نے جان لیا تھا کہ حضرت موسیٰؑ نے وہ طاقت جس نے ان کے مایۂ ناز علم کو شکست دی تھی براہ راست اللہ تعالےٰ سے پائی تھی قرآن مجید نے اس واقعہ کو یوں بیان فرمایا ہے۔

فالقی السحرۃ سجدا قالوا اٰمنا برب ھارون وموسیٰ (طٰہٰ ع ۳)

کہ جادوگر اطاعت پر مجبور کر دیئے گئے اور کہنے لگے کہ ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لاتے ہیں۔

اس واقعہ سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ جیت اسی کی ہوتی ہے جو خدا کی ہدایت پر چلتا ہے۔ اور وہ لوگ جو خدا کی مرضی کے خلاف اپنی طاقت اور ہنر کو صرف کرتے ہیں۔ وہ ناکام اور ذلیل ہوتے ہیں۔

(و) قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو مایوس العلاج اور خطرناک بیماریوں کے مریضوں کو شفا دینے کی طاقت عطا کی تھی۔ (آل عمران ع ۵)

مذکورہ بالا واقعات سے واضح ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے کلام اور براہ راست القا کے ذریعہ اپنے بندوں کو مادی علوم اور خاص طاقتیں عطا کرتا ہے اور سچا مذہب خدا کے کلام پر مبنی ہوتا ہے پس ان واقعات کی موجودگی میں اصولاً مذہب اور سائنس میں نہ صرف کوئی بُعد باقی نہیں رہتا بلکہ ثابت ہو جاتا ہے کہ مذہب مادی علوم کا بھی سرپرست ہے۔

قرآن کریم نے انسان کی ترقی کا راز یہ بتایا ہے کہ انسان اپنے معاملات میں خدا تعالےٰ سے مدد مانگتا رہے۔ اس سلسلہ میں قرآن مجید نے جو جامع دعا سکھائی ہے وہ یہ ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم (فاتحہ)

یعنی اے ہمارے خدا! ہم کو سیدھے رستہ پر چلا۔ یہ دعا زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کے نزدیک انسان کو صحیح ہدایت جو پائیدار ترقی کا موجب ہو صرف اللہ تعالےٰ سے ملتی ہے۔

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (عنکبوت ع ۷)

کہ جو لوگ ہمارے بارے میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنے (تک پہنچانے والے) راستوں پر چلاتے ہیں۔

گویا اسلام نے انسان کو انفرادی اور اجتماعی امور میں صرف اللہ تعالےٰ سے براہ راست ہدایت مانگنے کی تلقین ہی نہیں کی بلکہ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ بھی ہم تک پہنچایا ہے کہ اگر ہم صحیح رنگ میں ترقی کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالےٰ ہم پر باریک اور پوشیدہ راہوں کو کھول دے گا۔

یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ان آیات کا سائنس یا مادی علوم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ اول تو دعا اھدنا الصراط المستقیم زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے۔ کیونکہ اس کے آگے یہ الفاظ ہیں صراط الذین انعمت علیھم (فاتحہ) یعنی صراط مستقیم وہ راستہ ہے جس پر چل کر لوگ خدا تعالےٰ کے انعامات کو حاصل کرتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی نعمتیں صرف روحانی ہی نہیں بلکہ تمام مادی چیزیں بھی خدا کی نعمتوں میں شامل ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ بنی اسرائیل کے متعلق فرماتا ہے۔

اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا (مائدہ)

(اے بنی اسرائیل) یاد کرو اللہ کی نعمت کو اپنے اوپر جب اس نے تمہارے اندر نبی بنائے اور تم کو بادشاہ بنایا۔

اس آیت سے ثابت ہے کہ دنیوی ترقی اور اقتدار بھی خدا کی نعمت ہے اور خدا تعالےٰ کی ہدایات پر عمل کر کے انسان مادی طاقت بھی حاصل کرتا ہے۔ دنیوی طاقت اور حکومت بغیر مادی علوم وفنون کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس اللہ تعالےٰ اپنے دین کے ذریعہ انسانوں کو روحانی علوم بھی سکھاتا ہے اور مادی علوم بھی۔ نیز قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کے اندر پائی جانے والی تمام اشیاء اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے مسخر کی ہیں۔ اور ان مادی اشیاء کے اندر اللہ تعالےٰ کو پانے کے نشان موجود ہیں۔ پس خدا تعالےٰ کو پانے کا ذریعہ یہ بھی ہے کہ انسان کائنات اور اس کے اجسام اور عناصر کے افعال اور ترکیب پر غور اور تحقیق کرے۔ اور قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ جو انسان ایسی کوشش کرے گا اس کی رہنمائی کی جائے گی۔ (عنکبوت)

اوپر میں نے قرآن مجید سے بعض انبیاء کی مثالیں پیش کی ہیں کہ کیونکر انہوں نے اللہ تعالےٰ سے مادی علوم وفنون سیکھے۔ اسی طرح ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو ظاہری لحاظ سے اُمی تھے یعنی لکھ پڑھ بالکل نہیں سکتے تھے اللہ تعالےٰ نے یہ دعا سکھائی۔

ربّ زدنی علما (طٰہٰ ع ۶)

اے میرے رب مجھے زیادہ سے زیادہ علم عطا کر۔ (اس دعا میں ایک سبق یہ بھی موجود ہے کہ علم وہی ہے جو خدا تعالےٰ سے حاصل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لادینی سائنس، جو محض انسانی ہوس کے تابع ہوتی ہے دنیا میں فساد اور تباہی کا موجب بن رہی ہے) چنانچہ پھر اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے علوم سکھائے کہ آپؐ تمام دنیا کے استاد بن گئے اور آیت یعلمھم الکتٰب والحکمۃ (جمعہ)

(باقی صفحہ ۷ پر)

مرکز احمدیت سے حلب و لبنان کیلئے مبلغین کی روانگی

حلب میں نئے مشن کا قیام ——— احباب سے دردمندانہ گذارش

(از مکرم مولوی نور الحق صاحب نائب وکیل التبشیر ربوہ)

ربوہ ۱۶ اگست۔ آج صبح ہمارے دو مجاہد بھائی اور دو بہنیں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنے وطن عزیز اور خویش و اقارب کو چھوڑ کر غیر ممالک کے لئے روانہ ہوئیں۔ تحریک جدید جس نازک دور میں سے گزر رہی ہے اس کے پیش نظر یہی گمان ہوتا ہے۔ کہ شاید ہمیں اپنے تبلیغی مشنوں کی وسعت کو قدرے سمیٹنا پڑے۔ لیکن سیدنا حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کی اولوالعزمی کا یہ زندہ ثبوت ہے۔ کہ حضور کی رفتار میں کوئی فرق نہیں آیا۔ آج صبح ہم نے جن دو مجاہدوں کو الوداع کہا۔ ان میں سے ایک مکرم مولوی غلام احمد صاحب مبشر سابق مبلغ عدن بمعہ بیگم حلب میں ایک نیا مشن کھولنے کے لئے جا رہے ہیں۔ ہمارے دوسرے مجاہد بھائی شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ شام ہیں۔ جو اپنی بیگم کے ہمراہ لبنان جا رہے ہیں۔

۵ اگست ۱۹۵۱ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ نے باوجود علالت طبع کے ہر دو مجاہد بھائیوں کو شرف ملاقات بخشا۔ اور بستر پر لیٹے لیٹے ہی کافی دیر تک اپنے جانے والے خادموں کو نصائح فرماتے رہے۔ جن سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حضور کو ان ممالک میں تبلیغ کا کس قدر خیال ہے اور حضور کو کس قدر تڑپ ہے۔ کہ یہ ممالک اس روحانی چشمہ سے سیراب ہوں۔ جو تشنہ دنیا کے لئے پھوٹا ہے۔

اسی شام کو وکالت تبشیر تحریک جدید اور نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مکرم مولوی غلام احمد صاحب مبشر، مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ابن مکرم جناب خان صاحب مولوی فرزند علی خان صاحب ناظر بیت المال (مکرم شیخ صاحب حصول تعلیم کے لئے شام و انگلستان جا رہے ہیں) کے اعزاز میں الوداعی پارٹی دی گئی۔ جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ چائے نوشی کے بعد حضرت مفتی صاحب کی صدارت میں اجلاس شروع ہوا۔ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر نائب ناظر دعوت و تبلیغ نے نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے اور خاکسار نور الحق انور نے وکالت تبشیر کی طرف سے تینوں اصحاب کو ایڈریس پیش کئے۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے جواب ایڈریس دیتے ہوئے ہر دو محکموں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے احباب سے درخواست کی کہ وہ ان کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں باہر جا کر خدمت دین کی توفیق بخشے۔

مکرم مولوی غلام احمد صاحب مبشر نے فرمایا۔ کہ جس کام کے لئے وہ جا رہے ہیں۔ وہ ایک نازک اور مشکل کام ہے۔ دوست انہیں دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں تبلیغی فرائض باحسن طریق بجا لانے کی توفیق بخشے۔

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر نے لبنان کا مختصر تاریخی پس منظر پیش کرتے ہوئے اپنے مشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

ان تینوں اصحاب کی تقاریر کے بعد مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل التبشیر نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ تحریک جدید کے موجودہ نازک دور میں جبکہ اس امر کا خدشہ درپیش ہے۔ کہ شاید ہمیں کچھ مشن بند کرنے پڑیں۔ ہمارے اولوالعزم آقا کی یہ اولوالعزمی ہمارے لئے باعث نمونہ ہے۔ کہ حضور جانے والے مبلغین میں سے ایک یعنی مکرم مولوی غلام احمد صاحب مبشر کو حلب میں ایک نیا مشن کھولنے کے لئے بھجوا رہے ہیں۔ ازاں بعد مکرم چودھری صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ الہامات بیان فرمائے۔ جن میں ممالک عربیہ میں حضور کی تعلیمات پھیلنے اور جماعت کی ترقی کے اشارات ہیں۔

مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے اپنے خطاب میں سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی دو نصائح بیان فرمائیں۔ ایک یہ کہ تعلیم اس استاد سے حاصل کرنا چاہیئے۔ جو تعلیم دینے کے عوض کوئی بدلہ نہ لے۔ دوسرے یہ کہ جہاں بھی جاؤ۔ وہاں کے اعلیٰ طبقہ سے تعلق پیدا کرو۔ مکرم شاہ صاحب نے فرمایا۔ کہ مجھے ذاتی طور پر ان دونوں نصائح پر عمل کرنے کا موقع ملا ہے۔ اور میں جانے والے عزیزوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ ان پر عمل کریں۔

حضرت مفتی صاحب نے اپنے دلآویز انداز میں فرمایا۔ کہ ہمارے جانے والے بھائیوں کے ساتھ ایک ایسی قیمتی چیز ہوتی ہے۔ جو دوسروں کے ساتھ نہیں ہوتی۔ یعنی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعائیں۔ جو ہمارے جانے والے مبلغین کے لئے ایک بہت بڑا سہارا ہوتی ہیں۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا۔ کہ مجھے یقین ہے گو ہمارے عزیز شیخ مبارک احمد صاحب تعلیم کے لئے جا رہے ہیں لیکن وہ جتنا پڑھیں گے اس سے بہت زیادہ پڑھائیں گے بھی۔ جیسا کہ ہمارے سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب پڑھنے گئے۔ لیکن بہتوں کو پڑھا کر آئے۔ باقی یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ہم باہر جا کر کس طرح کام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ خود ہی کام لیتا ہے۔ اسی سلسلہ میں حضرت مفتی صاحب نے اپنے امریکہ جانے کا واقعہ بیان فرمایا۔ کہ اس وقت جنگ عظیم کے باعث خطرہ درپیش تھا۔ کہ جس جہاز میں وہ سفر کر رہے ہیں۔ اس کو نقصان نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ کا فرشتہ خواب میں حضرت مفتی صاحب کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ ڈاکٹر صادق فکر نہ کرو۔ یہ جہاز سلامت پہنچے گا۔ حضرت مفتی صاحب نے اپنی تقریر ختم کرنے پر حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ اور اس طرح یہ تقریب ختم ہوئی۔

۶ اگست کی صبح کو تینوں اصحاب نے چناب ایکسپریس کے ذریعہ روانہ ہونا تھا۔ صبح کی نماز کے بعد احباب ربوہ سٹیشن پر جوق در جوق جمع ہوئے۔ ایک لمبی دعا کے بعد اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد۔ امیر المومنین زندہ باد۔ مجاہدین اسلام زندہ باد کی پر جوش صداؤں میں گاڑی ہمارے مبلغین کو لئے جا رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے۔ کہ وہ ہمارے مجاہد بھائیوں کو بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے۔ ان کو خاص خدمتِ دین کی توفیق بخشے اور کامیاب و کامران واپس لائے۔ آمین۔

آخر میں میں احباب جماعت کی توجہ اس اہم امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کہ تبلیغ اسلام ہی وہ مقصد وحید ہے۔ جس کے باعث ہماری جماعت ممتاز ہے۔ یہی وہ عظیم الشان خدمت ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو چنا ہے۔ یہی وہ کامیابی کی شاہراہ ہے۔ جس پر چل کر اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی منزل ترقی تک پہنچ سکتی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ اپنی برق رفتاری کے باعث چاہتے ہیں۔ کہ یہ منزل بہت قریب آجائے۔ لیکن اے بھائیو اگر ہماری غفلت یا سستی کے باعث ہم حضور کی اس دوڑ میں کمی کا باعث ہوئے۔ تو یاد رکھو کہ آئندہ آنے والی نسلیں ایک تلخ حقیقت کے ساتھ آپ کو کوسا کریں گی۔ لیکن اگر آپ نے کمر ہمت کس لی۔ اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے پوری جدوجہد کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے فضل سے آپ کی مساعی میں برکت دی۔ تو انشاء اللہ اسلام کا وہ درخشندہ مستقبل جسے دوربین نگاہیں ہی دیکھ سکتی ہیں۔ ہمارے ذریعہ پورا ہوگا انشاء اللہ۔

اس لئے اے بھائیو! اپنے نفسوں کو ٹٹولو۔ کہیں ہماری کوتاہیاں اور قربانی کی کمی پیارے اسلام کو نقصان نہ پہنچا دے۔ جہاں تک ہمارے آقا کا تعلق ہے۔ حضور کی رفتار ترقی میں کوئی کمی نہیں۔ جہاں تک مبلغین کا تعلق ہے۔ وہ بھی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس میدان میں کودنے کے لئے تیار ہیں۔ اب آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ کہ آپ اپنی ذمہ واریوں کو محسوس کرتے ہوئے مبلغین کی مدد فرمائیں۔ مبلغین نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں آپ اپنے اموال وقف کریں۔ آپ کی متاع عزیز اسلام ہے۔ تبلیغ اسلام ہے۔ پیغام احمدیت ہے۔ یہ حقیر اموال ہیں۔ آؤ اس ادنیٰ چیز کو قربان کر کے ایک اعلیٰ قیمتی اور پیاری چیز کو حاصل کر لو۔ ورنہ ٹھیکرا [?] کو دے کر بیش قیمت خزانہ کو حاصل کر لو۔

دعائے مغفرت

مولوی عبد العزیز صاحب دار الرحمت قادیان سابق مبلغ بیٹ ضلع گورداسپور ۸/۵۱ لہ کو فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صحابی تھے۔ احباب ان کی ترقی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) حضرت مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ایک عرصہ دراز سے بوجہ ضعف قلب لاہور میں بیمار ہیں۔ کمزوری بینائی نیز وقتاً فوقتاً دیگر اعصابی عوارض میں مبتلا رہنے کی وجہ سے بھی کافی لاغر ہو چکے ہیں۔ (۲) عزیزہ قدیر کا گردہ کا اپریشن کراچی میں ہو رہا ہے۔ خاکسار نور بیگم بورے والا (۳) محمد شفیع صاحب سٹور کیپر ریڈ کراس ہوم سیالکوٹ محکمانہ مشکلات میں گرفتار ہیں۔ (۴) مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ راولپنڈی کا لڑکا احیاء الدین عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ اور بہت زیادہ لاغر ہو گیا ہے۔ (۵) ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ابی سینیا کی بیوی فاطمہ صاحبہ بھی بہت بیمار رہتی ہیں۔ کمی خون اور دھڑکن کی شکایت ہے۔ (۶) صوبیدار میجر محمد عبد الرحمن صاحب کوئٹہ کی لڑکی عزیزہ نصرت تنویر بعمر ۶½ سال ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت

میرے لڑکے عزیز بشیر احمد کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ۲۹/۷/۵۱ کو لڑکا عنایت فرمایا۔ الحمد للہ حضور ایدہ اللہ نے عزیز احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب مولود کے لئے درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار فضل دین

از ملتان [?]

زکوٰۃ ..... اور ..... تجار

بعض ضروری مسائل کا خلاصہ

وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ ۔ ع

ترجمہ:- اور جو اموال تم زکوٰۃ کے طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو۔ پس یہی لوگ اپنے اموال کو بڑھانے والے ہیں۔

مال تجارت پر زکوٰۃ کا حکم!

مال تجارت کے راس المال اور اس کے منافع پر جو کہ دوران سال میں اس سے حاصل ہوا ہے۔ خواہ یہ دونوں بصورت نقد ہوں یا جنس یا دین اور قرض ہو جس کی وصولی کی غالب امید ہو سکتی ہو ان سب پر زکوٰۃ لازم ہے۔ جب راس المال پر سال گذر جائے۔ تو دوران سال میں جو منافع حاصل ہوا ہے۔ گو ابھی اس پر سال نہ گذرا ہو۔ تو بھی راس المال کے ساتھ اس منافع کی زکوٰۃ بھی دینی لازم ہوتی ہے۔ ہاں جو قرضہ ایسا ہے کہ اس کے وصول ہونے کی امید نہیں۔ یا ضعیف سی امید ہے۔ اور غالب گمان یہی ہے کہ وصولی نہیں ہوگا۔ تو ایسے قرضہ پر زکوٰۃ نہیں۔ ہاں اگر باوجود امید نہ ہونے کے وہ وصول ہو جائے۔ تو پھر اس کی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے۔ مگر پہلے نہیں۔ سب اہل اسلام کا اس پر عمل درآمد ہے۔

چند سوالات کے جوابات

سوال ۱:- کیا کمپنیوں کو زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے یا کہ ہر حصہ دار کو اپنے اپنے حصہ کے مطابق فرداً فرداً زکوٰۃ ادا کرنے کا ذمہ وار ٹھہرایا جائے۔

جواب:- کمپنیاں جو مختلف حصہ داروں کے مشترکہ سرمایہ سے قائم ہوتی ہیں۔ ان کے متعلق صحیح مذہب یہی ہے۔ کہ ان پر مجموعی طور پر زکوٰۃ واجب ہے۔ نہ کہ ہر حصہ دار پر فرداً فرداً۔ یہی مذہب حدیث میں صراحتاً بیان ہوا ہے۔ اور اصولاً یہی مذہب ائمہ فقہ سے ہے۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا تھا۔ خلاصہ یہ کہ ہمارے علماء کے نزدیک مشترکہ سرمایہ کی صورت میں مجموعی طور پر زکوٰۃ عائد ہونی چاہیئے۔ نہ کہ ہر حصہ دار پر فرداً فرداً

سوال ۲:- کیا نابالغ یا مجنون پر زکوٰۃ واجب ہے

جواب:- نابالغ اور فاترالعقل کے مال پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ جو اس کا متولی ادا کرے گا۔

سوال ۳:- اگر سال کے درمیان میں مال کم ہو جائے۔ تو زکوٰۃ کس حساب سے لی جائے۔

جواب:- اگر دوران سال میں زکوٰۃ میں کم مال ہو اور پھر آخر سال میں بڑھ کر بقدر نصاب ہو جائے تو اس پر اسی سال کے اخیر پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سوال ۴:- اگر شروع سال میں مال کی مقدار اور ہو اور اخیر سال پر اور۔ تو زکوٰۃ میں کونسی مقدار کا اعتبار ہو۔

جواب:- اگر سال کے اخیر میں مال میں کمی یا بیشی ہو جائے۔ لیکن بقدر نصاب موجود رہے۔ تو پھر اخیر سال پر جس قدر مال موجود ہوگا۔ اس کے حساب سے اس پر زکوٰۃ لگائی جائے گی۔

سوال ۵:- اگر سال کے دوران میں مال ختم ہو کر پھر دوبارہ پیدا ہو جائے۔ تو سال کب سے شروع سمجھا جائے گا۔

جواب:- اگر سال کے درمیان میں تمام مال بالکل ختم ہو جائے۔ اور اخیر سال میں دوبارہ پیدا ہو گیا ہو۔ تو اس تاریخ سے اس مال کا سال شروع سمجھا جائے گا۔ جب وہ دوبارہ پیدا ہو کر قدر نصاب کو پہنچا ہو۔

سوال ۶:- اگر مال دوران سال میں گم ہو کر پھر مل جائے تو زکوٰۃ کا سال کب سے شروع سمجھا جائے گا۔

جواب:- اگر سال کے دوران میں مال چرایا جائے یا چھن جائے۔ یا کسی اور طرح سے مالک کے قبضہ اور تصرف سے بالکل نکل جائے۔ اور پھر دوبارہ وہی مال مل جائے۔ تو اس کی بھی اخیر سال پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سوال ۷:- اگر کوئی شخص دوران سال میں اپنے مال کا کسی اور شخص کے ساتھ تبادلہ کرے۔ تو زکوٰۃ کا سال کب سے شمار کیا جائے۔

جواب:- اگر کوئی شخص سال کے درمیان میں اپنے زکوٰۃ والے مال کا کسی دوسرے شخص کے زکوٰۃ والے مال سے تبادلہ کرلے۔ تو دونوں شخصوں کا زکوٰۃ کا سال اس تاریخ سے سمجھا جائے گا۔ جس تاریخ سے انہوں نے تبادلہ کیا ہے۔

سوال ۸:- کمپنی کے حصوں پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

جواب:- کمپنی کے حصوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اور حصص کی اصل قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی نہ کہ مارکیٹ قیمت پر۔ (ناظر بیت المال)

ہوائی حملوں سے بچنے کیلئے دفاعی تدابیر

(۵)

حفاظتی کمرہ

حفاظتی کمرہ میں مندرجہ ذیل ضروری سامان موجود ہونا چاہیئے۔

فرسٹ ایڈ بکس۔ سٹرپ پمپ۔ پانی کی دو بالٹیاں۔ ریت کی نصف بھری ہوئی دو بوریاں پینے کا پانی کم از کم تین دن کی خشک خوراک۔ روشنی کا انتظام۔ ہریکین لمپ۔ موم بتی۔ دیاسلائی۔ کانوں کو بند کرلینے کے لئے موم میں لپٹی ہوئی روئی۔ بیلچہ۔ کلہاڑی۔ تیل سے جلنے والا چولہا (STOVE)۔ ایک مضبوط رسی ایک میز۔ ایک کمبل۔ تفریحی سامان۔ نیز بیت الخلاء وغیرہ کا بندوبست بھی ہونا چاہیئے۔ بستر۔ صابن تولیہ۔ سوئی۔ دھاگہ۔ قینچی۔ فنائل۔ ٹارچ معہ فالتو سیل

خندق TRENCH

دھماکہ سے پھٹنے والے بموں کے اثرات سے بچنے کے لئے خندقیں بہترین ثابت ہوئی ہیں۔ کیونکہ ان میں نہ کسی چھت کے گرنے کا خوف ہوتا ہے۔ اور نہ ہی بم کے ٹکڑوں سے زخمی ہونے کا خدشہ نہ آگ لگنے کا خطرہ سوائے اس کے کہ کوئی آتشی بم سیدھا خندق کے اندر گر جائے۔

۱- جس جگہ مکانات اس قابل نہ ہوں۔ کہ حملہ کے دوران میں آپ ان میں پناہ لے سکیں۔ وہاں حکومت کی طرف سے خندقیں کھدوائی جاتی ہیں۔ تاکہ ہوائی حملہ کے دوران میں لوگ بآسانی ان میں پناہ لے سکیں۔

۲- خندق بناتے وقت یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ خندق کم از کم اتنے فاصلہ پر ہو۔ جو پاس کی عمارت کی بلندی سے نصف ہو۔ تاکہ اگر مکان گرے تو خندق پر ملبہ وغیرہ نہ گرے

(۳) خندقیں ایک دوسرے کے نزدیک نہ ہوں۔ کم از کم ۳۰ فٹ کے فاصلہ پر ہوں۔ تاکہ اگر خدانخواستہ کوئی دھماکہ والا بم ایک خندق میں آ گرے۔ تو دوسرے لوگ اس کی زد سے محفوظ فاصلہ پر ہوں۔

(۴) خندق ایک سیدھی کھائی کی صورت میں نہ ہو بلکہ اس کے چار بازو انگریزی کے حرف W کی صورت میں اس طرح پر ہوں کہ ہر ایک بازو کے درمیان ۹۰۰ درجہ کا زاویہ ہو۔

(۵) ایک خندق زیادہ سے زیادہ ۵۰ آدمیوں کے لئے بنائی جائے۔ ہر آدمی کے لئے دو مربع فٹ جگہ درکار ہے

(۶) خندق کی گہرائی ۴½ فٹ ہونی چاہیئے۔ اور چوڑائی نیچے سے ۲ فٹ اور اوپر سے ۲½ فٹ ہو

(۷) خندق کے دونوں سروں پر باہر آنے جانے کا راستہ ہونا چاہیئے خواہ ڈھلوان کی شکل میں خواہ سیڑھیوں کی شکل میں ہو۔ دونوں راستوں پر اندر یا باہر جانے کے متعلق لکھا ہو۔ تاکہ خندق میں داخل ہونے اور نکلنے میں آسانی ہو۔

(۸) خندق کے ایک کونہ پر رفع حاجت کے لئے پردہ کا انتظام ہونا چاہیئے۔

خندق کا استعمال

۱- خندق کے اندر پاؤں کے بل بیٹھنا چاہیئے۔ اور خندق کی دیواروں کا سہارا ہرگز نہ لیا جائے۔

۲- خندق میں بیٹھ کر کانوں کو بند کر کے منہ میں دانتوں کے نیچے کوئی لکڑی۔ پنسل یا دُہرا کیا ہوا رومال رکھ لیں۔ تاکہ دھماکہ سے کانوں کے پردے نہ پھٹیں اور دھماکہ کے اثر سے دانت نہ بجیں۔

(۳) خندق میں بیٹھ کر دھیان نیچے کی طرف رکھنا چاہیئے۔ اور منہ اوپر اٹھا کر نہ دیکھنا چاہیئے۔ تاکہ بموں کے ٹکڑوں سے سر۔ منہ۔ آنکھ چہرہ وغیرہ محفوظ رہے۔

۴- رات کے وقت خندق میں دیاسلائی سے سگرٹ ہرگز نہ سلگایا جائے۔ کیونکہ ایسے موقعہ پر روشنی کی ایک ہی شعاع آپ کی جان کو خطرہ میں ڈال سکتی ہے۔

جنگی گیسیں WAR GASES

جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ کہ ہوائی حملہ کا تیسرا کارگر ہتھیار یہ ہے۔ کہ گیس بذریعہ بم پھینکی جاتی ہے۔ جب یہ بم پھٹتے ہیں۔ تو ان میں سے زہریلی گیس نکل کر ارد گرد کی ہوا کو زہر آلود کر دیتی ہے نیز ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے بطریق پھوار بھی گیس چھوڑی جاتی ہے۔ جنگی گیسیں تین صورتوں میں ہوتی ہیں۔ یعنی ٹھوس۔ مائع اور بخارات

ان سب گیسوں کی عام خاصیت یہ ہے۔ کہ وہ ہوا سے کسی قدر بھاری ہوتی ہیں۔ اس لئے سطح زمین کے قریب ان کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ لہذا ان سے بچت کی صورت فوری طور پر یہ ہے۔ کہ سطح زمین سے کافی اونچے مقام پر چلے جائیں۔ مثلاً مکان کی بالائی منزل یا چھت وغیرہ

سب گیسوں کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ اول زیادہ دیر تک رہنے والی...... اور دیر تک نہ رہنے والی... اور دونوں قسمیں ناک۔ ہوائی نالی۔ پھیپھڑے اور آنکھوں میں خراش پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ اول الذکر قسم میں تین بڑی بڑی گیسیں ہوتی ہیں۔ پھیپھڑوں میں خراش پیدا کرنے والی آنکھوں میں پانی لانے والی اور جسم پر آبلہ انداز۔

ثانی الذکر میں پھیپھڑے۔ ناک اور آنکھوں میں خراش پیدا کرنے والی گیسیں ہوتی ہیں۔ آبلہ انداز گیسوں میں مسٹرڈ گیس MUSTARD GAS بڑی مہلک قسم ہے اس کی بو لہسن کی سی ہوتی ہے آنکھوں میں کھجلی اور سوزش پیدا کرتی ہے۔ آواز کو معدوم کر دیتی ہے۔ جلد پر سرخی اور خارش پیدا کر کے ۱۲ گھنٹہ کے بعد آبلہ پڑ جاتا ہے۔ بعض گیسوں سے ناک منہ اور گلے میں جلن اور درد ہوتا ہے۔ اور چھاتی میں درد ہوتا ہے۔ دم گھٹتا ہے۔ چھینکیں آتی ہیں قے ہوتی ہے۔ نیز سر چکراتا ہے۔ اور بے ہوشی بھی لاحق ہو جاتی ہے۔

جنگی گیسوں کا استعمال زیادہ کامیاب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ہوا کے رخ۔ موسم اور درجہ حرارت رطوبت وغیرہ پر منحصر ہے تاہم جب گیس استعمال کی جائے۔ تو اس سے بچنے کے لئے بھی طریقے ہیں۔

(۱) فوری طور پر مکان کی بالائی منزل پر چلے جائیں۔ جہاں گیس کا اثر کم ہوگا۔

(۲) گیس کے بچاؤ کا آلہ مہیا ہو سکے۔ تو اس کو استعمال میں لائیں۔

(۳) ہوا کے رخ کے خلاف نہایت تیزی سے بھاگیں۔ تاکہ گیس کا اثر زائل ہو (۴) آنکھوں اور نتھنوں پر پانی سے تر کیا ہوا رومال بار بار رکھیں (۵) گیس کے اثر زائل کرنے کے ڈپو میں گیس زدہ شخص کو فوراً پہنچائیں۔

"اسلام اور سائنس" (بقیہ صفحہ ۵)

کے مطابق آپؐ تمام جہان کو "الکتاب" اور "الحکمت" سکھانے والے ہیں۔ الکتاب سے مراد قرآن مجید ہے جو آخری اور کامل تعلیم ہے۔ اور تمام انسانی ضروریات کو اس کے ذریعہ پورا کر دیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی اصطلاح میں "کتاب" سے مراد "علم الٰہی" بھی ہے جیسا کہ فرمایا

ما من غائبة فی السماء والارض الا فی کتاب مبین (نمل ع ۶) نہیں کوئی پوشیدہ چیز آسمان میں اور زمین میں مگر وہ ایک کھول کر بیان کرنے والی "کتاب" میں موجود ہے۔

یہاں "کتاب" سے مراد "علم الٰہی" ہے اور مبین (کھول کر بیان کرنے والی) کے لفظ میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم سے انسان کو حصہ دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید انسانی ضرورت کے تمام علوم میں اصولی رہنمائی کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کا نام "الکتاب" ہے اور الحکمت سے مراد انسانی ترقی کے لئے ہر قسم کے ضروری امور کا فلسفہ ہے۔

چونکہ قرآن مجید دائمی شریعت ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دور علمی قیامت تک ممتد ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر کے مختلف زمانوں میں ایسے بزرگ وجود پیدا ہوتے جو اسی رنگ میں اللہ تعالیٰ سے علوم سیکھتے جیسا کہ گذشتہ زمانوں میں مختلف انبیاء نے سیکھے اور جن میں سے بعض کا ذکر اس مضمون میں اوپر کیا گیا ہے تاکہ ہر زمانہ میں یہ ثابت ہوتا رہے کہ مذہب ہی تمام علوم وفنون کا سرپرست ہے۔ اور تمام علوم وفنون اللہ تعالیٰ کی توحید اور بڑائی اور عظمت سکھاتے ہیں۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کو مبعوث فرمایا اور یہ دعویٰ کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے نہایت وضاحت کے ساتھ ہر قسم کے علوم کی ترقی کی صحیح بنیادوں کو بیان فرما دیا ہے۔ آج دنیا آپ کے اس عظیم الشان کارنامہ سے بے خبر ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ آپ نے اپنی تصانیف میں دنیا کو صحیح راہ بتا دی ہے۔ اور صرف وہی راہ ہی دائمی ترقی کی راہ ہے۔ اس کے علاوہ دنیا جو راستہ بھی اختیار کرے وہ تباہی کی طرف جانے والا ہوگا۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ آئندہ دنیا کی ترقی اور تعمیر صرف انہی بنیادوں پر ہوگی جن کی آپ نے وضاحت فرمائی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپکو بھی "آدم" کہا ہے۔ اور آپ کو بھی "جنت" میں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے (تذکرہ) یعنی اب آپ کی رہنمائی میں مادی علوم وفنون ترقی کریں گے اور دنیا سے بھوک اور ننگ دور ہوں گے اور یہ قرآن مجید کی سورہ کہف والی اس پیشگوئی کے عین مطابق ہے کہ آخری زمانہ میں جو لوگ مالی لحاظ سے ترقی یافتہ اور صاحب اقتدار ہوں گے وہ انجامکار تباہ ہوں گے اور ان کی مصنوعات محض اکارت جائیں گی۔ اور وہی گروہ جو قرآن مجید پر عمل کرنے والا ہوگا۔ دنیا میں حقیقی اور پائدار امن کو قائم کرے گا۔ اور مادی علوم وفنون کو صحیح بنیادوں پر چلا کر اس دنیا کو مستقل جنت بنانے کا موجب ہوگا۔

نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے "فتح اور ظفر کی کلید" کے طور پر جو عظیم الشان فرزند — المصلح الموعود — عطا کیا ہے۔ اس کے متعلق پیشگوئی تھی کہ وہ "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

وہ موعود فرزند ہماری جماعت کے موجودہ امام ہیں اور آپ کی رقم فرمودہ قرآن مجید کی تفسیر اس بات پر زندہ گواہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کیا گیا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خود علوم سکھاتا ہے اور انسانی تاریخ کی ابتداء سے لے کر آج تک ایسا ہوتا رہا ہے اور ہو رہا ہے یہ اس دعوے کا اٹل ثبوت ہے کہ مذہب مادی علوم کا سرپرست ہے۔ اور سائنس مذہب سے دور ہٹ کر سوائے تباہی کے کوئی اور نتیجہ نہیں پیدا کر سکتی۔ جیسا کہ موجودہ زمانہ کے حالات پکار پکار کر بتا رہے ہیں۔ اور اسلام ہی وہ کامل دین ہے جو نجات کا واحد ذریعہ ہے

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

درخواست دُعا

خاکسار ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ T.B بیمار چلا آ رہا ہے۔ گرمیوں کی شدت کی وجہ سے تکلیف زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار اقبال احمد خاں ایاز جامعہ

احباب مطلع رہیں!

بعض احباب ربوہ میں اپنی زمین لیز (lease) کا حق فروخت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس بارے میں جملہ خریدار احباب مطلع رہیں۔ کہ کوئی سودا دفتر اراضی ربوہ سے دریافت کئے بغیر پکا نہ کیا جائے۔ اور جس وقت تک دفتر اراضی ربوہ کے رجسٹرات میں انتقال کروا کر تحریر حاصل نہ کر لی جائے۔ کارروائی مکمل نہ سمجھی جائے۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

سمندر پار کے خریداران

الفضل کی خدمت میں

گذارش ہے۔ کہ قیمت اخبار کے مکمل بل بذریعہ ہوائی ڈاک روانہ کئے جا چکے ہیں۔ بعض احباب نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ لیکن بعض کی طرف سے ابھی تک رقم وصول نہیں ہوئی۔ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ کی رقم بواپسی ادا فرمائیں تاکہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے۔

دیگر گذارش ہے کہ کم از کم ایک ایک خریدار مزید ہر ایک خریدار عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ قیمت اخبار تیس روپیہ سالانہ ہے۔ یہ رقم وصول ہونے پر اخبار جاری کیا جاتا ہے۔

(مینیجر)

شیخ محمد حسین صاحب ریٹائرڈ سب جج مرحوم کے قتل کے سلسلہ میں مزید انکشافات!

لاہور ۱۶ اگست :- شیخ محمد حسین ریٹائرڈ سب جج کے قتل کے سلسلہ میں سی۔ آئی۔ ڈی پولیس کی تفتیش آج ایک نئے مرحلے میں داخل ہو گئی۔ جب پولیس نے ملزم یعقوب کی نشاندہی پر پال کیفے مال روڈ کے پروپرائٹر مسٹر پال کے ہاں چھاپہ مار کر بیش قیمت بنارسی ساڑھیاں برآمد کر لیں۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ملزم یعقوب نے شیخ محمد حسین کے ہاں ملازمت کرنے سے کوئی ڈیڑھ ماہ قبل کراچی کے ایک سپرنٹنڈنگ انجینئر محکمہ (انہار) کے بیرے کے ساتھ سازش کر کے اس سپرنٹنڈنگ انجینئر اور اس کے اہل وعیال کو کھانے میں دھتورا کھلا دیا۔ اور رات کو جب سب اہل خانہ بیہوش ہو گئے۔ تو یعقوب اور اس کے ساتھی نے اس افسر کے ہزاروں روپے کی مالیت کے زیورات اور قیمتی پارچات سرقہ کر لئے۔

کہا جاتا ہے۔ کہ ملزم یعقوب کراچی میں یہ واردات کرنے کے بعد واپس پنجاب چلا آیا۔ اور یہاں آ کر اس نے اپنے حصہ کے زیورات اور پارچات مختلف لوگوں کے ہاتھ سستے داموں فروخت کر دیئے۔

ملزم محمد یعقوب نے لاہور سی۔ آئی۔ اے پولیس کے سامنے اپنے اس جرم کا اعتراف کرتے ہوئے پولیس کو جو معلومات بہم پہنچائیں۔ ان کے پیش نظر آج پولیس نے مسٹر پال کے ہاں سے وہ بنارسی ساڑھیاں برآمد کی ہیں۔ جو ملزم نے حال ہی میں صرف ایک سو تیس روپے کے عوض مسٹر پال کے ہاتھ فروخت کر دی تھیں۔

یاد ہو گا۔ کہ ملزم محمد یعقوب اور اس کے دو ساتھی عبدالعزیز اور عبدالغفور شیخ محمد حسین ریٹائرڈ سب جج کے قتل کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں مزید تفتیش جاری ہے۔ (آفاق)

پاکستانی سرحد پر مسلح ہندوستانیوں کا حملہ

سکھر ۱۷ اگست :- معلوم ہوا ہے۔ کہ گذشتہ پیر کو سندھ جیسلمیر سرحد کے مقام اپر سرحد کے اس پار کے حملہ آوروں کے خلاف جوابی کارروائی میں سندھ پولیس رینجرس کے تین آدمی ہلاک اور تین زخمی ہوئے کہا جاتا ہے۔ کہ حملہ آور جن کی تعداد تقریباً ایک سو تھی رائفلوں اور دوسرے مہلک ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ انہوں نے ایک دیہاتی بھی ہلاک کیا۔ اور سات اونٹ اپنے ساتھ لے گئے۔ حملہ آوروں کو جو نقصان ہوا اس کی ابھی تک تصدیق نہیں ہو سکی۔ حکومت نے جائے واردات پر کمک بھیج دی ہے۔

پنڈت نہرو اور ٹنڈن کے درمیان کشمکش

نئی دہلی ۱۶ اگست :- جب سے پنڈت نہرو نے کانگرس ورکنگ کمیٹی اور مرکزی الیکشن بورڈ سے استعفیٰ دیا ہے۔ صدر کانگرس ٹنڈن اور پنڈت نہرو کے درمیان متعدد خطوط کا تبادلہ ہوا ہے۔ ان میں ٹنڈن نے پیشکش کی ہے۔ کہ اگر کانگرس کی صدارت سے ان کی علیحدگی پنڈت نہرو کو کانگرس ورکنگ کمیٹی میں رکھ سکے گی۔ تو وہ بخوشی اس عہدہ سے دستبردار ہونے کیلئے تیار ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اگر پنڈت نہرو باگ ڈور سنبھالنا چاہتے ہیں تو صدر کانگرس اور ورکنگ کمیٹی کے ایک ممبر کی حیثیت سے مجموعی استعفیٰ دینے کو تیار ہیں۔ ان کے فیصلہ کی تصدیق کے لئے آل انڈیا کانگرس کا سپیشل اجلاس بلانے کی تجویز پیش کی جائے گی۔ پنڈت نہرو کے استعفیٰ کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی از سر نو تشکیل چاہتے ہیں۔

کہا جاتا ہے۔ کہ کانگرس کی صفوں میں انتشار دیکھنے میں ناکام رہنے کے بعد پنڈت نہرو محسوس کرتے ہیں۔ کہ اگر کانگرس کو انتخابات میں بڑھتی ہوئی اپوزیشن طاقتوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ تو اس کی خرابیوں کو دور کرنا ہو گا۔ اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کی از سر نو تشکیل کی جائے۔ تاکہ کانگرس کے بہترین عناصر کو اس میں نمائندگی دی جائے۔ پنڈت نہرو کسی خاص ممبر کو ورکنگ کمیٹی سے علیحدہ نہیں کرنا چاہتے۔ بلکہ مکمل طور پر اس کی از سر نو تشکیل چاہتے ہیں۔

مصر کے خلاف سہ طاقتی قرارداد

فلشنگ میڈوز ۱۶ اگست :- اقوام متحدہ میں برطانیہ کے اعلیٰ نمائندہ نے آج سلامتی کونسل میں تین طاقتوں کی ایک قرارداد پیش کی جس میں حکومت مصر سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ نہر سویز سے اسرائیل کو جانے والے جہازوں کی ناکہ بندی ختم کر دے۔ آپ نے تسلیم کرنے سے انکار کیا کہ مصر کو جہازوں پر پابندی عائد کرنے کا حق حاصل ہے

پنڈت نہرو کے استعفیٰ پر غور

نئی دہلی ۱۶ اگست :- معلوم ہوا ہے۔ کہ اگلے مہینے کی آٹھ تاریخ کو ناگپور میں آل انڈیا کانگرس کی مجلس عاملہ کا خاص اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مجلس عاملہ اور مرکزی پارلیمنٹری بورڈ سے پنڈت نہرو کے استعفیٰ سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کیا جائے گا۔

یاد رہے کہ حال ہی میں پنڈت نہرو اور مولانا آزاد نے کانگرس کی مجلس عاملہ سے استعفیٰ دیدیا تھا۔ اور اب صدر کانگرس پرشوتم داس ٹنڈن کی کوششوں کے باوجود پنڈت نہرو نے استعفیٰ واپس لینے سے انکار کر دیا ہے۔

صرف اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا کے تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہے

کراچی میں وزیر خارجہ چودھری ظفر اللہ خان کی تقریر

کراچی ۱۶ اگست۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان نے یوم استقلال پر سندھ مسلم کالج کی ایک تقریب پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسلام دنیا کے تمام مسائل کا حل پیش کر سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ ایک ایسا آسمانی نسخہ ہے جو کبھی خطا نہیں کرتا — چودھری ظفر اللہ خان نے ان لوگوں کو سخت تنبیہ کی جو اسلامی اصولوں کو تسلیم کرتے ہیں لیکن ان کی پیروی نہیں کرتے۔ انہوں نے کہ جو لوگ اصولوں کو مانتے ہیں لیکن ان پر عمل نہیں کرتے وہ منافق ہیں جو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

پاکستان کی بنیادی ضروریات

پاکستان جیسی ایک اسلامی جمہوریت کی بنیادی ضروریات کا ذکر کرتے ہوئے چودھری ظفر اللہ خان نے فرمایا:- اس وقت سوال درپیش یہ ہے آیا ہمیں اپنی زندگیوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنا ہے یا ان اصولوں کو معاشرت کے جدید نظریہ کے متعلق بدلنا ہے۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان کی بنیاد مسلمان قوم کے اس مطالبہ کی بنا پر رکھی گئی تھی کہ ہم ایک ایسا قطعہ ارض حاصل کر لیں جہاں ہم انفرادی طور پر اور مسلم قوم کے افراد کی حیثیت سے اسلامی جمہوریت کے اصولوں پر عمل پیرا ہو سکیں۔ انہوں نے کہا کہ قرآن میں وہ تمام اصول موجود ہیں جن کی انسانیت کو وقتاً فوقتاً ضرورت پڑ سکتی ہے۔ قرآن کریم کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ زمانہ کی رفتار یا انسانی نظریات یا ضروریات میں تبدیلیوں کے باوجود انسانیت قرآن کے اصولوں سے بے نیاز نہیں ہو سکتی۔ قرآن ہمیشہ وقت سے آگے رہتا ہے

ایمان اور عمل میں تفاوت کی وضاحت کرتے ہوئے چودھری ظفر اللہ خان نے کہا کہ کوئی قوم اس وقت تک اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کا عمل اور کردار اس کے اصولوں سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

اقوام متحدہ پر شمالی کوریا کا الزام

لیک سکسیس ۱۷ اگست۔ شمالی کوریا نے صدر حفاظتی کونسل سے یہ شکایت کی ہے کہ اتحادی طیاروں نے شمالی کوریا کے مختلف مقامات پر زہریلی گیس کے بم پھینکے ہیں

سندھ کے ایک گاؤں پر بھارتی حملہ

سکھر ۱۷ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ سوموار کو سندھ جیسلمیر کی سرحد کے دوسری جانب سے پاکستانی علاقہ پر حملہ کیا گیا۔ یہ حملہ جس مقام پر ہوا وہ پاکستانی علاقہ میں بھارتی سرحد سے تین میل دور ہے۔ اس تصادم میں سندھ پولیس کے کم از کم تین کانسٹیبل شہید اور تین مجروح ہوئے۔

معلوم ہوا ہے کہ بھارتی حملہ آوروں کی تعداد ایک سو کے لگ بھگ تھی اور وہ رائفلوں اور دوسرے خطرناک ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ حملہ آوروں نے ایک مقامی دیہاتی کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا اور سات اونٹ اپنے ہمراہ لے گئے۔

ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ حملہ آوروں کا کتنا جانی نقصان ہوا۔ دریں اثنا پاکستانی پولیس کو جائے وقوع پر کمک بھیج دی گئی ہے۔

لیاقت اور نہرو کو لنڈن آنے کی دعوت

کراچی ۱۷ اگست معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت نے پاکستان اور ہندوستان کی کشیدگی کے سلسلہ میں کراچی اور نئی دہلی کے ساتھ نامہ و پیام کا ایک نیا سلسلہ شروع کیا ہے۔ ان دنوں کراچی میں جو نئے بیانات لنڈن سے موصول ہوئے ہیں ان کی نوعیت کے متعلق فی الحال قطعی طور پر زیادہ معلومات موصول نہیں ہوئیں۔ البتہ برطانیہ کے اخبار "ڈیلی میل" نے یہ اطلاع دی ہے کہ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر اٹیلی نے لیاقت علی خاں اور مسٹر نہرو کو لنڈن آنے کی دعوت دی ہے تاکہ دونوں ملکوں کے درمیان موجودہ کشیدگی کو پرسکون ماحول میں رفع کیا جا سکے۔

دہلی میں ہندو ہجوم کا مسلمانوں پر حملہ

نئی دہلی ۱۷ اگست۔ کل دہلی میں ایک ہندو ہجوم نے ایک مسلمان قصاب اور اس کے ساتھیوں پر ہلہ بول دیا قصاب بھینس کا گوشت بیچ رہا تھا۔ لیکن ہجوم نے اصرار کیا کہ یہ گوشت گئو ماتا کا ہے۔ سرکاری اطلاع کے مطابق بارہ سے زائد اشخاص مجروح ہوئے اور اگر پولیس نہ پہنچتی تو یہ تصادم ایک بہت بڑے فساد کی صورت اختیار کر لیتا۔

کراچی ۱۷ اگست۔ پاکستان کیلئے ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر موہن سنگھ مہتہ آج دہلی سے کراچی پہنچ رہے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵